رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY
AL FAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳	۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ	یوم جمعہ	مطابق ۹ اگست ۱۹۳۵ء	نمبر ۳۴

مسلمانانِ پنجاب مصائب اور مشکلات کے بھنور میں

کچھ عرصہ سے مسلمانان پنجاب کو پے در پے جن مصائب اور مشکلات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ وہ نہایت ہی حیرت انگیز ہیں۔ اگر ایک طرف ان کی تباہی و بربادی کے لئے احراریوں کی لعنت کو ان پر مسلط کر دیا گیا۔ اور اس طرح طول و عرض پنجاب کے مسلمانوں کو آپس میں الجھا کر دوسرے اہم وقتی معاملات سے غافل کر دیا گیا۔ تو دوسری طرف شہید گنج کی مسجد کے انہدام کا واقعہ ایسے رنگ میں ظہور پذیر ہوا۔ کہ جس نے مسلمانوں کو رنج و الم کے سمندر میں ڈبو دیا۔ یہ چرکہ بذات خود ایسا ہے جو مدت العمر تک مسلمانوں کے قلوب سے مندمل نہیں ہو سکے گا۔ اور انہیں خون کے آنسو رلاتا رہے گا۔ لیکن ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اس کو بنا قرار دے کر غیر مسلم حلقوں کی طرف سے یہ مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ کہ پنجاب کو نئی اصلاحات سے بالکل محروم کر دیا جائے۔ کیونکہ اس میں فتنہ انگیز اور شورش پسند مسلمان بستے ہیں۔

غرض ایسے وقت میں جبکہ مسلمان مصیبت میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اور احرار کہلانے والے ان کی مصائب کو زیادہ سے زیادہ خطرناک بنانے میں مصروف ہیں یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر طرف سے مسلمانوں کو کچلنے کے سامان ہو رہے ہیں۔ حتیٰ کہ وہ قانون انتقال اراضی جو پنجاب کی زمیندار آبادی کے زندہ رہنے کا موجب سمجھا جاتا ہے اور جسے حکومت زمینداران پنجاب پر بہت بڑا احسان قرار دیتی رہی ہے۔ اس کو بھی بالکل بے اثر بنا دینے کا وقت آن پہونچا ہے۔ چنانچہ پنجاب کونسل کی ایک ہندو خاتون قانون انتقال اراضی پنجاب میں ترمیم کا جو بل پیش کرنا چاہتی ہیں۔ اس کے متعلق گورنر جنرل سے منظوری حاصل کر لی گئی ہے۔ اور اب وہ بل پنجاب کونسل میں پیش کر دیا جائے گا۔

تجویز کردہ بل میں نہ صرف غیر زراعت پیشہ لوگوں کو زمین خریدنے کی کھلی چھٹی دے دی گئی ہے۔ بلکہ زمینداروں کے لئے کئی ایسی پابندیاں تجویز کر دی گئی ہیں کہ وہ خود زمین نہ خرید سکیں تاکہ غیر زراعت پیشہ لوگ ہی زمین خریدیں۔

اس بل کے پاس ہو جانے پر پنجاب کے زمینداروں اور خاص کر مسلمان زمینداروں کا کہ پنجاب میں انہی کی کثرت ہے۔ جو انجام ہو سکتا ہے۔ وہ بالکل ظاہر ہے مگر سوال یہ ہے۔ کہ جہاں مسلمانوں کو نقصان پہونچانے والے اسباب پے در پے رونما ہو رہے ہیں۔ وہاں مسلمان ان کے انسداد کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ مسلمانوں کو یہ بات خوب اچھی طرح یاد رکھنی چاہیئے۔ کہ کسی مصیبت میں مبتلا ہو کر رونے دھونے اور آہ و بکا میں مصروف رہنے سے کوئی مزید مصیبت ٹل نہیں سکتی۔ بلکہ ایسی حالت نئی مصیبت کے لئے دعوت کا موجب ہوتی ہے۔ پس اگر وہ آنے والی مصائب سے بچنا چاہتے ہیں۔ تو اس کی ایک ہی صورت ہے۔ کہ وہ لوگ جو قوم اور ملت کے غدار ثابت ہو چکے ہیں۔ ان کو گوشۂ گمنامی میں ڈال دیا جائے۔ اور ایک متحدہ محاذ قائم کر کے اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے مردانہ وار جد و جہد کی جائے۔ ورنہ جب تک مسلمان اس بات کو نہ سمجھیں گے۔ کہ وہ لوگ جو انہیں اندرونی الجھنوں۔ اور باہمی کشمکشوں میں مبتلا کر رہے ہیں۔ وہ دراصل قوم و ملت کے دشمن اور ان طاقتوں کے آلۂ کار ہیں۔ جو مسلمانوں کو کچلنا چاہتی ہیں۔ اس وقت تک نہ صرف ان کے پنپنے بلکہ زندہ رہنے کی بھی کوئی صورت نہیں ہے۔

صدر احرار اور امیر شریعت احرار کی حقیقت

احرار کے سرکردہ لیڈر اور روح رواں مولوی حبیب الرحمٰن صدر احرار اور عطاء اللہ شاہ صاحب امیر شریعت جماعت احمدیہ کی مخالفت میں کچھ ایسے اندھے ہو گئے۔ کہ انہیں اپنی اصلیت بالکل بھول گئی۔ حتیٰ کہ عوام الناس کی واہ واہ میں انہوں نے یہ بھی سمجھ لیا۔ کہ ان کے محرمانِ راز بھی ان کی سابقہ زندگی کے حالات فراموش کر چکے ہیں۔ لیکن جس غداری کے وہ حال میں مرتکب ہوئے ہیں۔ اس نے پھر لوگوں کو مجبور کر دیا ہے۔ کہ انہیں اصلی شکل میں پبلک سے روشناس کرائیں۔ چنانچہ ان کے گھر کا بھیدی زمیندار (۸ راگست) لکھتا ہے :-

"مولانا حبیب الرحمٰن ۱۹۲۰ء سے پہلے وجیہ ملک الفضل خان صاحب کی لکھ لٹ سرکار نے خلافت کے مبلغ کی حیثیت سے ان کا تیس روپیہ ماہانہ مقرر کر دیا) محض ایک کوچہ گرد بزرگوار تھے ان کے والد محترم نے ان سے کوچہ گردی چھڑانے کے لئے انہیں حکم دیا۔ کہ یہ کم از کم دو سو لوٹے (لوٹا) پانی ہر روز مسجد کے غسل خانہ و سقاوہ میں ڈالا کریں۔ اور گھر میں حکم دے دیا۔ کہ جب تک مسجد کا درویش تصدیق نہ کرے۔ کہ انہوں نے یہ تعداد پوری کر دی ہے۔ انہیں کھانا نہ دیا جائے اس زمانہ میں یہ حال تھا۔ کہ سردی ہو گرمی، جاڑا ہو یا برسات مولانا حبیب الرحمٰن کو دو سو لوٹا پانی ہر روز بالالتزام مسجد کے غسل خانہ و سقاوہ میں ڈالنے کے بعد قوت لایموت حاصل ہوتا تھا۔ اور آج یہ حال ہے کہ ان کے سامنے اچھے سے اچھا پلاؤ بھی آئے تو ناک منہ چڑھا کر کہتے ہیں۔ کہ اس کی کشمش اندازے سے کم ہے ...... عطاء اللہ شاہ بخاری فرمایا کرتے ہیں۔ کہ ہمارے ابا کی سبیل معاش ایک دیہاتی مسجد کی امامت تھی گھر میں

جناب چودھری اعظم علی صاحب کو جماعت احمدیہ ملتان کا الوداعی ایڈریس

شیخ فضل الرحمن صاحب اختر کے مکان پر ۲۸ جولائی شام کو جناب چودھری اعظم علی صاحب بی۔ ایس سی۔ ایل۔ ایل بی سب جج ملتان کو جماعت احمدیہ ملتان نے الوداعی دعوت دی۔ اور ایڈریس پیش کیا۔ جس میں آپ کی جدائی پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور آپ کی گراں قدر خدمات کا بزبان شکر و سپاس اعتراف کیا گیا۔ اور بتایا گیا۔ کہ آپ تقریباً دو سال کے عرصہ کے دوران میں جماعت کی روح رواں بن کر رہے۔ اور جماعت کی دامے۔ درمے۔ جانے۔ لسانے قلمے بڑی خدمت کی۔ آپ کو قدرت نے دل و دماغ کی اعلےٰ خوبیوں کا مالک بنایا ہے۔ اگر سینہ نور عرفاں سے منور ہے۔ تو دماغ فراست کی روشنی سے روشن ہے۔ اور اخلاص ایثار۔ قربانی اور تقوےٰ و طہارت کا آپ نے اعلیٰ نمونہ قائم کیا ہے۔ اور مالی قربانیوں میں سب سے بڑھ کر حصہ لینا آپ کا طغرائے امتیاز رہا ہے۔ باوجود ایک اچھے عہدہ پر فائز ہونے کے آپ تمدنی امتیازات کی قیود سے بالا ہو کر اخوت و مساوات کی زندہ تصویر ہیں۔ آپ نے مقامی فنڈ کے سکرٹری کی حیثیت سے فرائض کو تندہی سے ادا کیا۔ اور اسے قابل عمل سکیم ثابت کر دکھایا۔ نیز سکرٹری تعلیم و تربیت کی اہم ذمہ واریوں کو بھی آپ نے انجام دینے کی سرگرم سعی فرمائی۔ اور ہر موقعہ پر نظام جماعت اور وقار سلسلہ کی اہمیت کو ہمارے ذہن نشین کیا۔ آپ نے اعلیٰ طبقہ کے لوگوں میں مجاہدانہ مستعدی کے ساتھ تبلیغ کی۔ اور ان سرگرمیوں کو وقت اور موسم کی قید سے آزاد کر دیا۔ اور کسی موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ بسا اوقات ابلاغ حق کے دوران میں مخاطب نے تلخ کلامی اور گرمی کا مظاہرہ کیا۔ مگر آپ نے ٹھنڈے مزاج سے اپنے براہین کو پیش کیا۔ اپنی طبیعت کی سلیمی۔ سادگی۔ مزاج کی انکساری۔ اور شیریں کلامی سے تمام کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ غرضکہ اس عرصہ میں آپ محبت کا بیان اور اخوت کی زبان بنکر رہے۔ آخر میں آپ کی ان اعلےٰ خدمات اور آپ کے وجود باجود کی برکات و فیوض کا شکریہ اور مفارقت پر اظہار افسوس کیا گیا۔ اور دعا کی گئی۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بیش از بیش دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اور اپنی خاص برکتوں کے آپ پر دروازے کھولدے۔

مکرم چودھری صاحب نے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے فرمایا۔ کہ جو بھی ناچیز خدمات ہوئیں۔ وہ سب خدا کی توفیق سے ہوئیں۔ میں نے ہر امر میں تقوےٰ اور دیانت کو پیش نظر رکھا۔ لیکن کمزوریاں ہر فرد بشر میں ہوتی ہیں۔ اور مجھے بھی ان کا احساس ہے۔

اس کے بعد اپنے دلربا انداز میں احباب کو راستی۔ تقوےٰ۔ اور نیکی کی تلقین فرمائی۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں آگے قدم بڑھانے کی نصیحت کی آخر میں فرمایا۔ کہ میرے لئے دعا کی جائے۔ کہ مولےٰ کریم مجھے اپنی راہ میں بڑی سے بڑی قربانی کرنے کی توفیق دے۔ اور اپنا قرب عطا کرے۔

نامہ نگار

جذبات

کیا ہے قوتِ شانِ جمالی نے اثر پیدا
کہ پھر اسلام میں ہونے لگے اہلِ نظر پیدا

حسد کی آگ میں جل جل کے مرتے جائینگے حاسد
کرے گی احمدیت پھر سے خالدؓ اور عمرؓ پیدا

دکھادیں گے کسی دن اٹھکے منظر فتح مکہ کا
کہ ہوگا دردِ دل سے جلوۂ فتح و ظفر پیدا

رہے گی شان ظاہر ہوکے اک دن احمدیت کی
خس و خاشاک سے ہو جائیں گے گلہائے تر پیدا

کمر بستہ رہیں غواص بحرِ احمدیت کے
کہ ہوں گے فتنۂ احرار سے لعل و گہر پیدا

خموشی میں ہماری راز کچھ قدرت کے پنہاں ہیں
وگر نہ لب بھی ہو سکتے ہیں آہوں سے شرر پیدا

یہ گیدڑ بھبکیاں احرار ساری بھول جائینگے
شبِ ظلمت سے ہوگی جبکہ نورانی سحر پیدا

خدا کی شان ہے وہ رہبرانِ دین بنتے ہیں
کہ جن کی ذات سے اسلام میں ہے شور و شر پیدا

نوا سنجی تری طالب بھلا کس کام آئیگی
نہ ہو جب تک زباں میں ابن فارسؓ کا اثر پیدا

طالب فارسی

گجرات کا ایک احمدی انکم ٹیکس انسپکٹر

اخبار زمیندار ۲۰ جولائی میں گجرات کا ایک مرزائی انکم ٹیکس انسپکٹر" کے عنوان سے مرزا احمد بیگ صاحب احمدی انکم ٹیکس انسپکٹر کے خلاف کسی گمنام شخص نے یہ شکایت شائع کرائی ہے۔ کہ مرزا صاحب موصوف کی متعصبانہ اور احمدیوں کے ساتھ جانبدارانہ روش سے تمام شہر میں کھلبلی مچی ہوئی ہے۔" وہ احمدی تاجروں کو ناجائز طور پر فائدہ پہنچا رہے ہیں"۔ اور کہ " وہ علی الاعلان کہتے ہیں۔ کہ میں خود مختار ہوں۔ میرے کام میں کوئی شخص دخل نہیں دے سکتا"۔

معلوم ہوتا ہے شکایت کرنے والا یا کرانے والا مرزا صاحب موصوف سے کوئی ذاتی کاوش رکھتا ہے۔ اور اس طرح پس پردہ بغض نکالنا چاہتا ہے۔ میں اخبار زمیندار اور اس کے نامہ نگار کو چیلنج دیتا ہوں۔ کہ وہ ان افراد کے نام بتائے جن پر غیر احمدی ہونے کی وجہ سے ٹیکس لگایا گیا ہو۔ اخبار زمیندار کو چاہیئے کہ اس غلط مضمون کی تردید کرے۔ ورنہ وہ اس کی اشاعت کے قانونی نتائج کا ذمہ وار ہوگا۔ مرزا صاحب موصوف کے خلاف شکایت سرتاپا دروغ بے فروغ ہے وہ نہایت نیک نام دیانتدار اور منصف مزاج افسر ہیں۔ ان کے خلاف کسی شریف غیر احمدی مسلمان۔ عیسائی سکھ یا ہندو کو یہ شکایت ہرگز نہیں ہے۔ کہ وہ بوجہ احمدی ہونے کے کسی پر ناجائز ٹیکس لگاتے ہیں۔ یا کسی احمدی کی رعایت کرتے ہیں۔ بلکہ احمدی تاجروں کو ان سے شکایت ہے۔ کہ انہوں نے ان پر ٹیکس لگوا دیا۔

خاکسار چودھری بشیر احمد بی۔ اے گجرات

اخبار "احسان" کی صریح کذب آفرینی

اخبار "احسان" ۳۱ جولائی ۱۹۳۵ء صفحہ ۳ پر ایک صدر درجہ مفتریانہ مقالہ چراغ حسن حسرت المعروف بہ "سندباد جہازی" نے لکھا ہے۔ جس میں وہ لکھتا ہے۔ کہ امسال حسام الدین بی۔ اے احراری کی ایف ای۔ ایل کے امتحان میں ناکامی کو "الفضل" نے صداقت حضرت مسیح موعود کی دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ "اسی سال" مرزائی سنائل عبد الرحمن خادم بھی ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں فیل ہو گیا ہے۔

قارئین کرام کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے کہ نامہ نگار "احسان" کی تحریر کردہ دونوں باتیں جھوٹ ہیں۔ کیونکہ حسام الدین احراری کے ایف ای۔ ایل میں فیل ہونے کو صداقت احمدیت کی دلیل قرار دینا تو الگ رہا۔ اس کے فیل ہونے کی خبر کو بھی "الفضل" میں درج نہیں کیا گیا۔ اور خاکسار خادم کے ایل۔ ایل۔ بی کے امتحان میں فیل ہونے کی خبر بھی مضحکہ خیز ہے۔ کیونکہ خاکسار نے ابھی تک ایل۔ ایل بی کا امتحان ہی نہیں دیا۔ ایل۔ ایل۔ بی کا امتحان خاکسار نے انشاء اللہ اگلے مہینہ میں دینا ہے۔ چراغ حسن حسرت کی اس حد درجہ مضحکہ خیز بدحواسی کا باعث بھی "احسان"

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ احمدیت

۱۱ تا ۳۱ جولائی کی مختصر رپورٹ

تبلیغ احمدیت

اس وقت باقاعدہ طور پر چار مرکزوں میں تبلیغی کام جاری ہے۔ مندرجہ ذیل احباب کو جنہوں نے اپنے وقف کردہ عرصہ میں تبلیغی خدمات سرانجام دیں۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دستخطوں سے ۱۰ جولائی تا ۳۱ جولائی کے ایام میں تحریرات خوشنودی عطا فرمائیں۔

۱ - صوفی عبدالعزیز صاحب کاٹھ گڑھی
۲ - حکیم فضل الٰہی صاحب اجنالہ۔
۳ - ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب (سندھ)
۴ - ماسٹر محمد اسماعیل صاحب۔ آنبہ
۵ - حبیب اللہ خان صاحب حیدرآباد
۶ - بابو عبدالرحمٰن صاحب بنوں
۷ - غلام حسین صاحب۔ کوٹ قیصرانی
۸ - بابو چراغ الدین صاحب۔ احمد آباد۔
۹ - ابو احمد محمد خان صاحب کوٹ قیصرانی۔
۱۰ - نقیر احمد صاحب کاٹھ علیے شیخوپورہ
۱۱ - محمد یوسف علی صاحب۔ ضلع منٹگمری
۱۲ - صوفی محمد عبدالرحیم صاحب۔ لدھیانہ
۱۳ - محمد احسان الحق صاحب پورینی۔ بھاگلپور
۱۴ - ڈاکٹر اعظم علی صاحب۔ ضلع گجرات
۱۵ - مولوی حکیم قطب الدین صاحب قادیان
۱۶ - چودھری غلام یٰسین صاحب
۱۷ - شیخ اللہ بخش صاحب۔ قادیان
۱۸ - ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ دھرم کوٹ بگہ
۱۹ - صوفی نبی بخش صاحب۔ قادیان
۲۰ - مہرالدین صاحب۔ چونڈہ
۲۱ - عبدالمجید صاحب۔ قادیان
۲۲ - مولا بخش صاحب۔ قادیان
۲۳ - مرزا مہتاب بیگ صاحب قادیان
۲۴ - محمد حسین صاحب سیالکوٹی۔ قادیان
۲۵ - عطاء اللہ صاحب بی۔ اے قادیان
۲۶ - منشی غلام محمد صاحب قادیان
۲۷ - شیخ غلام محمد صاحب۔ قادیان۔
۲۸ - بابا شیر محمد صاحب۔ قادیان
۲۹ - ماسٹر عبدالرؤف صاحب قادیان
۳۰ - قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی قادیان
۳۱ - قریشی میر احمد صاحب۔ قادیان
۳۲ - محمد شریف صاحب۔ قادیان۔
۳۳ - چودھری کریم الدین صاحب۔ قادیان۔
۳۴ - سراج الدین صاحب۔ قادیان۔
۳۵ - محمد سعید اللہ صاحب۔ قادیان

ایک گروپ پانچ کس اصحاب کا لائل پور سے سائیکلوں پر برائے تبلیغ آیا۔

دوسرا گروپ چار اصحاب کا اسی علاقہ میں مصروف تبلیغ ہے۔

۱۵ - وقف کنندگان رخصت اس عرصہ میں برائے تبلیغ مختلف مرکزوں میں بھیجے گئے۔

ایک تبلیغی وفد جو تین اصحاب پر مشتمل ہے جنوبی ہند میں مصروف تبلیغ ہے۔ اور اپنی تبلیغی مساعی کی رپورٹیں باقاعدہ مرکز میں روانہ کر رہا ہے۔ جو نہایت خوش کن امید افزا۔ اور ہر لحاظ سے مکمل ہوتی ہیں۔ دیگر احباب کو بھی اپنی رپورٹوں کے مرتب کرنے کا خاص طور پر اہتمام کرنا چاہیئے۔ اور باقاعدہ طور پر ہفتہ واری رپورٹ مرکز میں روانہ کرنی چاہیئے۔

دینی تعلیم کی درسگاہیں

مستقل وقف کنندگان زندگی کے ذریعہ آٹھ مقامات پر دینی تعلیم کی درسگاہیں کھل چکی ہیں۔ جن میں مولوی فاضل اصحاب بچوں اور بڑوں کو بغیر کسی معاوضہ کے دینی تعلیم دے رہے ہیں۔

بیرون ہند تبلیغ

پانچ وقف کنندگان زندگی مبلغین بیرونی ممالک میں پہونچکر تبلیغ میں مصروف ہیں جن کی رپورٹوں کے اقتباسات اخبار الفضل میں وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور گیارہ مبلغین بیرونی ممالک میں جانے کے لئے مرکز میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

سروے

تین نئے اضلاع کی سروے مکمل ہو چکی ہے۔ اور دوسرے اضلاع میں کام بفضلِ خدا سرعت سے جاری ہے۔

بورڈنگ تحریک جدید

بچوں کی نگرانی اور تعلیم و تربیت کا کام باقاعدہ جاری رہا۔ حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۲۵ - جولائی ۱۹۳۵ء صبح ½ ۸ بجے تا ½ ۱۱ بجے بورڈنگ کا معائنہ فرمایا۔ جس کی کیفیت ۳۰ - جولائی کے الفضل میں درج ہو چکی ہے۔

پروپیگنڈا

پروپیگنڈا کا کام حسب سابقہ دو انگریزی ایک اردو۔ اور ایک سندھی اخبار کے ذریعہ ہو رہا ہے۔ اور کام کا دائرہ وسیع ہوتا جا رہا ہے۔

تبلیغی ٹریکٹ

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا تحریر فرمودہ چار ورقہ دوسرا ٹریکٹ بعنوان "زلزلہ کوئٹہ بانی سلسلۂ احمدیہ کی سچائی کا نشان ہے" بصورت پوسٹر و ٹریکٹ شائع کیا گیا۔ جو ۷۶۵ مختلف احمدی جماعتوں کو علاوہ انفرادی طور پر بعض اصحاب کے روانہ کیے گئے۔ جن کی تعداد ۵۵۳۴ - پوسٹر اور ۳۶۳۳۷ - ٹریکٹ ہے۔

خط و کتابت

کل تعداد خطوط کی۔ جو اس عرصہ میں لکھے گئے ۴۸۱ ہے۔ لوکل ۱۷۵ - بیرونجات ۳۰۶ - کل خطوط جو وصول ہوئے ان کی تعداد ۱۸۵ ہے۔ ان میں وہ خطوط جو لوکل یا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی وساطت سے موصول ہوتے ہیں شامل نہیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

دین کو دُنیا پر مقدم کرنیکا وقت

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ارشاد فرمودہ "مالی تحریک جدید" کے بارے میں احباب کرام اپنے وعدوں کی رقوم اس لیے جلد ادا کرکے ثواب حاصل کر رہے ہیں۔ کہ ان کو معلوم ہے۔ ان کے وعدوں کے خطوط حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے حضور پیش ہو کر منظوری حاصل کر چکے ہیں اس لئے وعدہ کی رقم کا ٹھیک وقت پر ادا کرنا نہایت ضروری سمجھتے ہیں۔ جن احباب کے پاس روپیہ نہ تھا۔ مگر ان کے وعدہ کا وقت قریب آگیا۔ انہوں نے اپنے گھر کی خاص ضروریات کو پس پشت ڈال کر سلسلہ کی ضرورت کو مقدم کرنا اپنا فرض سمجھا۔ چنانچہ ایک دوست کا خط ذیل میں دیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:-

"میں آج کل سخت مشکلات کے دور سے گزر رہا ہوں۔ میں اپنے اخراجات کی کیا تفصیل لکھوں۔ میرے گھر میں بچہ ہونے والا ہے۔ اور اہلیہ بیمار ہیں۔ میں نے کچھ عرصہ سے احتیاط کو مدنظر رکھتے ہوئے باقی ضروریات کو پیچھے ڈال کر اس ضرورت کے لئے پچیس روپے جمع کئے تھے۔ آج مجھے زور سے یہ تحریک ہوئی کہ اللہ تعالےٰ پر توکل کرکے سلسلہ کی ضرورت کو مقدم کرنا چاہیئے۔ اور یہ رقم میں نے چندہ تحریک جدید میں ادا کر دی۔ گھر میں کچھ نہیں رکھا"۔

خدا تعالےٰ اس مخلص دوست کا خود چارہ ساز ہو۔ اور اسے اپنے خزانہ سے وسعت عطا فرمائے۔

جن دوستوں کے وعدہ کا وقت قریب آگیا ہے۔ یا جن احباب کی کچھ قسطیں وقت پر ادا ہونے سے رہ گئی ہیں۔ ان کی خدمت میں التماس ہے کہ اپنی موعودہ رقوم جلد سے جلد ادا کریں۔

فنانشل سکرٹری تحریک جدید - قادیان

یورپ میں ہیبت ناک زلازل

آج سے اٹھائیس سال قبل موجودہ زمانہ کے مامور و مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی ایک کتاب حقیقۃ الوحی میں تحریر فرمایا تھا:۔ "اے یورپ تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ . . . . توبہ کرو۔ تا تم پر رحم کیا جائے گا۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے۔ وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے۔ نہ کہ زندہ۔"

یہ الفاظ نہایت واضح ہیں۔ اور کسی تشریح کے محتاج نہیں۔ ان میں ہر ملک کے باشندوں کو خواہ وہ یورپ کے رہنے والے ہوں۔ یا ایشیا کے یا جزائر کے خبردار کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی بداعمالیوں سے اللہ تعالےٰ کے قہر کو بھڑکانے کا موجب نہ بنیں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ ہندوستان میں اس پیشگوئی کا من وعن پورا ہونا لوگ اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ یورپ میں بھی خدا تعالےٰ کی قہری تجلیات زلزلوں کی شکل میں رونما ہو رہی ہیں۔ چنانچہ اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" اپنی ۱۹؍ جون کی اشاعت میں بعنوان "جرمنی اور سوئٹزرلینڈ میں زلزلے" لکھتا ہے "گذشتہ چوبیس سال میں سب سے شدید زلزلہ جو جنوبی جرمنی میں آیا۔ وہ گذشتہ شب کے آخری حصہ میں اور آج کی صبح کو آنے والا زلزلہ تھا۔ بہت سے مقامات میں زلزلہ سے بھاری نقصان ہوا۔ اور بہت سے لوگوں کے مجروح ہونے کی اطلاعات پہنچی ہیں۔ ورٹمبرگ میں فریڈلنگن کا سب سے بڑا بازار بالکل تباہ ہو گیا۔ اور شہر کے ہر مکان کو کسی نہ کسی رنگ میں نقصان پہنچا ہے۔ بوچو شہر میں ہر دو کشش [illegible] ہو گیا اور ملبہ کی وجہ سے آمد و رفت کئی گھنٹوں تک مسدود رہی۔ بوچو کے نزدیک دو گرجے مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔ پادری اپنی جانوں کو خطرہ میں ڈالتے ہوئے عمارت کے اندر گھس گئے۔ تاکہ مقدس ظروف کو حفاظت میں لے لیں۔ پولیس نے کھنڈرات میں داخلہ بند کر دیا ہے۔ محل شٹیر برکنار دریائے ڈینیوب جو پرنس تھرن اور ٹیکس کا ہے۔ گر جانے کے خطرہ کی وجہ سے خالی کرنا پڑا۔

آج مغربی سوئٹزرلینڈ میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ لوکرن۔ فرڈن فلاڈ سٹافار (Schaffhausen) زنگ ول اور برینز اور لینڈ کے مختلف حصوں سے آمدہ اطلاعات بتاتی ہیں۔ کہ زلزلہ کے جھٹکے ۱۰ بجکر ۱ منٹ پر محسوس ہوئے۔ اور ان میں سے بعض تو بہت نمایاں تھے۔ کل شام جو جھٹکے آئے۔ ان کی وجہ سے بہت سے ہوٹلوں میں سخت ہیجان اور بے چینی پھیل گئی۔ زورِچ میں مکانات کے لمبے سلسلے نمایاں طور پر لرزنے لگے۔ گرجوں کے گھڑیال خود بخود بجنے لگ گئے۔ کلاک بند ہو گئے۔ چینی کے برتن چُور چُور ہو گئے۔ اسباب و رخت زیر و زبر ہو گئے۔ زورِچ کے نزدیک ایک میخانہ میں لوگوں کو گرنے سے بچنے کی خاطر کرسیوں اور میزوں کو پکڑے رہنا پڑا۔ زورِچ کی جھیل پر سفید جھاگ کی اچھلتی ہوئی لہریں نہایت بڑے بلبلے اور بھنور نمودار ہو گئے سینٹ گالن (St. Gallen) نیوکیٹل (Neuchatel) اور انٹرلیکن (Interlaken) میں ہزاروں لوگ میدانوں میں بھاگ آئے۔ کئی جھٹکے بیس بیس سیکنڈ رہے۔"

ان حادثات سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے کئی سال قبل یورپ اور ایشیاء میں ہیبت ناک زلزلے آنیکی جو پیشگوئی کی تھی۔ وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ اور اس وقت خدا تعالےٰ کی قہری تجلیات کے اثرات سے نہ یورپ محفوظ ہے اور نہ ایشیاء۔ پھر کیا اب بھی وہ وقت نہیں آیا۔ کہ خدا تعالےٰ کا خوف اور اپنی عاقبت کی فکر رکھنے والے لوگ غور فرمائیں۔ اور اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔

امرتسر میں احرار ذلیل و خوار

امرتسر ۲؍ اگست۔ امرتسر کی "مجلس تحفظ مسجد شہید گنج" کے کارکنان کی طرف سے مطبوعہ پوسٹر کے ذریعہ جلسہ کا اعلان ہوا۔ اور بعد نماز جمعہ مسجد خیر دین میں بصدارت مسٹر عزیز ہندی جلسہ ہوا۔ لاہور کے مجروحین و مقتولین سے اظہار ہمدردی و تعزیت کے ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔

ابو سعید صاحب انور سابق سیکرٹری مجلس احرار (جو احرار کی تازہ غداری سے متاثر ہو کر مستعفی ہو چکے ہیں) کی تقریر ہوئی۔ آپ نے اپنی تقریر میں احراری مکر و زور اور جاہ طلبی اور زر خواہی کے بخئے اس خوبی سے ادھیڑے۔ کہ جن پر قیامت تک رفو احراری کمپنی کے اجارہ دار نہیں کر سکیں گے۔ اس کے بعد میر محمد الدین کی تقریر ہوئی۔ انہوں نے جب احراری اشتہار بازی کی حقیقت واشگاف کرتے ہوئے احراریوں کی اسلام فروشی کی اندوہناک داستان بیان کرنی شروع کی۔ تو احراری پیچ و تاب کھا کر تلملا اٹھے۔ اور اپنی حریت کا بھانڈا چوراہے میں پھوٹتا دیکھ کر آپے سے باہر ہو گئے۔ اور جلسہ کو درہم برہم کرنے پر تُل گئے۔ تاکہ احرار کی زندگی کے تاریک پہلوؤں سے پبلک واقف نہ ہو سکے۔ احراری غنڈوں کو شور و غوغا کرنے کا اشارہ کر دیا گیا۔ جو اسی غرض کے لئے کرایہ پر فراہم کئے گئے تھے۔ اور وہ اشارہ پاتے ہی برساتی مینڈکوں کی طرح ٹرانے لگ گئے۔ لیکچرار کو احمدی کہنے لگے۔ اس نے قرآن ہاتھ میں لیکر اس کی تردید کی۔ پھر سی۔ آئی۔ ڈی ہونے کا الزام لگایا۔ مقرر نے دوبارہ اس الزام کی تردید کی۔ مگر احراری شور مچاتے رہے۔ حاضرین نے نرمی سے ان لغو حرکات سے منع کیا۔ مگر لاتوں کے بھوت باتوں سے نہ مانتے۔ آخر تنگ آمد بجنگ آمد کی نوبت پہونچی۔ ایک دوسرے پر آوازے کسے گئے۔ دشنام طرازی اور دھینگا مشتی کے مظاہر شروع ہو گئے۔ اسی دار و گیر میں ایک نوجوان کے دانت بھی ٹوٹ گئے۔ ایک آدمی کے دانت سے سونے کا خول گر پڑا۔ جو ایک احراری مولوی لیکر چمپت ہو گیا۔ مجبوراً صدر نے جلسہ برخاست کر دیا۔ لوگ مسجد میں ادھر ادھر ٹولیوں میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ ہر جگہ احرار کی غداری اور اسلام فروشی کے تذکرے سنائی دیتے تھے۔ مسجد کے باہر پولیس کی گارد پہونچ گئی۔ جس نے حالات پر قابو پا لیا۔

امرتسر ۳؍ اگست۔ کل شب ڈھاب تیلی بھناں میں مجلس تحفظ مسجد شہید گنج امرتسر کا جلسہ بصدارت عزیز ہندی منعقد ہوا۔ میر محمد الدین صاحب کی تقریر ہوئی۔ لیکچرار نے احرار کے عائد کردہ الزامات کی تردید کی۔ اور لاہور کے دردناک حالات بیان کرتے ہوئے بتایا۔ کہ جب مسلمان خاک و خون میں لوٹ رہے تھے۔ تو احراری لیڈر بالاخانوں میں بیٹھے سنگدلی اور قساوت قلبی کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ جلسہ میں مسلمان احرار پر لعنت و ملامت کے آوازے بلند کرتے رہے۔ احرار کی ریشہ دوانیوں کی قلعی کھلتی دیکھکر چند احراری لونڈے جلسہ میں گڑبڑ ڈالنے کی نیت سے شور و شر مچانے لگے۔ تو مسلمانوں نے بک بینی و دو گوش انہیں جلسہ سے نکال دیا۔ وہاں سے تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر جلسہ میں آ گھسے۔ تو تو میں میں کے بعد مار پیٹ تک نوبت پہونچ گئی۔ صدر نے جلسہ برخاست کرنے کا اعلان کر دیا۔ اور لوگ احرار کو کوستے ہوئے گھروں کو چلے گئے۔ شہر میں احرار کے خلاف پبلک میں جذبات منافرت اس قدر بڑھ گئے ہیں۔ کہ لوگ ان کا نام سننا بھی پسند نہیں کرتے۔ (نامہ نگار)

اخبار احسان کے نامہ نگار نیروبی کی غلط بیانی

اخبار احسان کے نامہ نگار نیروبی نے حال میں احسان کی کسی اشاعت میں یہ لکھا ہے کہ لال حسین صاحب کی ننگ انسانیت حرکات کو دیکھتے ہوئے مسٹر بابو رام صاحب نے جن خیالات کا اظہار اپنی ایک تحریر میں کیا تھا۔ وہ ان کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ اگرچہ دستخط انکے ہی ہیں۔

لیکن یہ سفید جھوٹ ہے۔ کہ وہ تحریر ان کی نہیں۔ یقیناً مسٹر بابو رام کی ہے۔ اگر احسان کے دروغگو نامہ نگار میں جرأت ہے تو وہ مسٹر بابو رام سے مؤکد بعذاب حلف ایک بیان شائع کرائے جس میں یہ ذکر ہو کہ وہ تحریر جو احمدیوں نے شائع کی ہے۔ وہ ان کی نہیں۔ بلکہ جعلی اور خود ساختہ ہے۔ (مبارک احمد از کمپالہ)

مسجد شہید گنج کو شہید کرنیوالے قائدینِ احرار ہیں

"مسلم گزٹ" کلکتہ نے مندرجہ بالا عنوان سے جو مقالہ لکھا ہے - اور جسے "زمیندار" ۲۰ اگست نے شائع کیا ہے - اس کی چند ابتدائی اور درمیانی سطور سنسر کی نذر ہوگئیں - باقی جو کچھ بچا - وہ درج ذیل کیا جاتا ہے -

مسلمانو! اب تم بھی انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ لو کہ اب مسجد صحیح معنوں میں شہید ہو چکی اور حالات حاضرہ میں اس کے احیاء و ابقا کی تمام صورتیں مسدود ہو چکیں -

وائے برصید کہ یک باشد و صیادے چند

"مسلم احرار" اپنے بیان میں بار بار یہ فقرہ دہراتے ہیں کہ ہمارے سکھ بھائی یوں کہتے ہیں اور شاید یہ بھی کہا ہے - کہ ہندو بھائیوں کا یہ نظریہ ہے ہم بھی اسے تسلیم کرتے ہیں کہ سکھ ہمارے بھائی ہیں اور ہندو بھی - بلکہ ہم تو اس کا بھی اعلان کرتے ہیں کہ یہودی بھی ہمارے بھائی ہیں اور عیسائی بھی پرتگیز بھی - البتہ مجلس احرار سے یہ امر دریافت طلب ہے کہ کیا مسلمان بھی ان کے بھائی ہوتے ہیں یا مسلمان ان کے بھائی نہیں ہیں؟ غالباً اس سوال کے جواب کے لئے انہیں قانونی مشیروں سے استصواب کی ضرورت ہوگی - اور بہت ممکن ہے - کہ قانونی مشیر انہیں اثبات میں اس سوال کا جواب دینے کی اجازت نہ دیں - مجلس احرار بحق گوردوارہ پربندھک کمیٹی ان حقوق سے دست بردار ہو چکی ہے -

وائے برما وائے بر انجام ما

کہا جاتا ہے - کہ قانونی پوزیشن بہت مضبوط ہے اور مسلمانوں کی قانونی حیثیت نہایت کمزور ہے ہم اس نظریہ کو تسلیم کئے لیتے ہیں - بلکہ یوں کہیئے کہ اس حقیقت کو بھی تسلیم کئے لیتے ہیں کہ سکھوں کی قانونی حیثیت نہایت زبردست اور فلک سربلند ہے اور مسلمانوں کی قانونی حیثیت قطعاً نابید و الشاذ کالمعدوم ہے - مگر کیا مسجد سے متعلق مسلمانوں کے کچھ روحانی تعلقات بھی وابستہ نہیں ہیں؟ اور کیا مسجد سے متعلق مسلمانوں کو اخلاقی اور معنوی حقوق بھی حاصل نہیں ہیں؟ اور اگر انہیں اخلاقی و معنوی حقوق حاصل ہیں تو یہ ان کی تقویت ایمان کے لئے کافی ہیں - اور یہی چیز ان کے لئے سرمایہ نجات اخروی کے لئے کافی سے زیادہ ساز و سامان ہے - لاہور ہی کے محلوں میں مسلمانوں کا ایک شاعر رہتا ہے اور اس کا کلام ہم سمجھتے ہیں کہ احراری جماعت کے حافظہ سے ہنوز کالعدم نہیں ہوا - وہ مسلمانوں کی قانونی پوزیشن سے قطع نظر کرتے ہوئے ان کی اخلاقی اور روحانی قوت کو ان الفاظ میں پیش کرتا ہے -

کوئی اندازہ کر سکتا ہے اسکے زورِ بازو کا
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں

مسلمانوں کا اخلاق تقدیر کے لکھے کو بدل سکتا ہے - مگر گردوارہ پربندھک کمیٹی کے فیصلہ کو بدل نہیں سکتا -

وائے برصید کہ یک باشد و صیادے چند

مسجد کے مینار کی ابتدائی اینٹیں اوائل ماہ جولائی میں گرائی گئیں - اسی وقت سے مسلمانوں میں عام شورش پھیل گئی - اس کے چند روز کے بعد ۷ یا ۸ جولائی کو مسجد شہید کر دی گئی - مسلمانوں کا اضطراب حدِ حساب کے حدود سے گذر گیا - اس کے بعد گولیاں چلیں اور بہت سے اللہ کے مقبول بندے شہید ہوئے - گرفتاریاں ہوئیں اور بہت سے مسلمان قید خانوں میں چلے گئے - مگر ان تمام واقعات کے دوران میں مجلس احرار خواب خرگوش میں پڑی رہی - ۱۹ جولائی کو پہلی دفعہ اسے ہوش آیا - اور نظر آیا - کہ مسلمانوں کی قانونی پوزیشن کمزور ہے - اور سکھ بھائیوں کی قانونی پوزیشن زوردار ہے اور اس موضوع پر مزید غور و فکر کے لئے ۲۷ جولائی کی تاریخ مقرر کی گئی - ۲۷ جولائی کو پھر وہی قانونی مجبوریوں کا رونا رویا گیا - اور معاملات تاحال اس سے آگے نہ بڑھ سکے -

وائے برصید کہ یک باشد و صیادے چند

حکومت پنجاب نے اپنے کمیونک میں سکھوں کی قانونی حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے اس امر کا اعلان کیا تھا - کہ اگر مسجد گرا دی جائے گی تو سکھوں کی اخلاقی حیثیت بہت گر جائے گی - اور اگر مسجد کے اس انہدام کے باعث کوئی شورش پیدا ہوئی تو اس کے اخلاقی طور پر سکھ ذمہ وار ہوں گے مگر مجلس احرار نے اس اخلاقی حقوق کی ہمہ گیری کو کلیتہً نظر انداز کر دیا - اور سکھ "بھائیوں" کی سُر سے لے ملانے لگے -

اور ساتھ ہی ساتھ انہوں نے اس امر کا بھی اعلان کر دیا - کہ وہ آئندہ مجلس قانون ساز میں منتخب ہونا چاہتے ہیں - اور اس کے لئے مسلمانوں کے ووٹ کے بھی امیدوار ہیں اور وہاں جا کر وہ مسجد شہید گنج کی قسم کی مسجدوں کے تحفظ کا مسودہ قانون حکومت کی خدمت میں رجوع کریں گے -

اور امید ہے - کہ ہندو اور سکھ "بھائیوں" کی امداد سے وہ اس قانون کو منظور کرا لینے میں کامیاب بھی ہو جائیں گے - اور اس طرح سے یہ قضیئہ نامرضیہ بلطائف الحیل آسانی سے فیصل ہو جائے گا -

ہم نے مانا کہ تغافل نہ کرو گے لیکن
خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک

احراری لیڈروں نے اپنی موجودہ بے عملی پر پردہ ڈالنے کی غرض سے شہداء کے پسماندگان کے لئے ایک امدادی فنڈ قائم کر دیا ہے - اس فنڈ میں سر فیروز خان نون نے پانچ سو کی رقم عطا کی ہے -

اللہ اللہ چہ عطا ہست بدیں تنگ دلی

اگر مالی ہمدردی ہی مقصود تھی تو کم سے کم ایک ماہ کی سرکاری تنخواہ ہی اس فنڈ میں عنایت کر دیتے -

احرار کا زوال

احرار پارٹی اب تک مسلمانوں کی صحیح رہنمائی کرنے کی ڈینگیں مارتی رہی ہے - اپنی ظاہرہ سرگرمیوں کے باعث اس مجلس نے عام مسلمانوں میں کچھ ایسا رسوخ پیدا کر لیا تھا - کہ اسلام کا بے خبر اور غریب طبقہ ان کے اشاروں پر ناچنے کو تیار تھا - دراصل بات یہ تھی - کہ احرار والے اپنی کارگذاریوں کو بہت بڑھا چڑھا کر مسلمانوں کے سامنے پیش کرتے - اور لوگ سمجھتے تھے - کہ واقعی احراری ترقی اسلام کے لئے بہت کچھ کر رہے ہیں - قادیان کے معاملہ ہی کو لے لیجئے - احراری قادیان میں مورچہ آرائی کے نام سے خوب چندے کی وصولی کرتے رہے - اشتہاروں اور تقریروں کے ذریعہ عوام پر یہ ظاہر کرتے رہے ہیں - کہ قادیان کو جتھے بھیجے جا رہے ہیں - اور وہاں پر لنگر وغیرہ جاری ہیں - یہ اس وقت کا ذکر ہے - جب قادیان میں دفعہ ۱۴۴ نافذ تھی - جس کی رو سے پانچ آدمیوں سے زیادہ مجمع ممنوع قرار دیا گیا تھا - خیر ہمیں اس وقت اس سے بحث نہیں اس وقت اندازہ یہ لگانا ہے - کہ احرار پارٹی یک لخت مسلمانوں کی نظروں سے گر کیوں گئی - تازہ واقعات کا مطالعہ اس نتیجہ پر پہنچاتا ہے کہ مسلمان جو احرار پارٹی سے بہت امیدیں وابستہ کئے ہوئے تھے - انہیں اشد ضرورت کے موقع پر احراریوں کی طرف سے مایوسی ہوئی - یہی باعث بیزاری معلوم ہوتا ہے - امرتسر میں مسجد خیر الدین میں جہاں احرار کی ایک منادی پر ہزارہا مسلم تقریریں سننے کے لئے جمع ہو جایا کرتے تھے - وہاں آج احراریوں کو کوئی دیکھنا نہیں چاہتا - اسی طرح سے دوسرے مقامات پر ان بے چاروں کی وہ گت بنی ہے کہ کیا بیان کریں ہمیں احرار پارٹی کے ساتھ اس بے چارگی میں دلی ہمدردی ہے - لیکن ہم اس مجلس کے ارکان کو دوستانہ مشورہ دیں گے - کہ وہ جو کام کیا کریں - وہ صدق دل سے کیا کریں - محض لوگوں پر اپنی خدمات کا سکہ جمانے کی غرض سے نہیں - (ریشی)

کپورتھلہ تحریک کے اسباب و علل

احراری پروگرام سے مسلمانانِ کپورتھلہ پر تباہ کن اثرات

از جناب سید نیاز علی شاہ صاحب وکیل کپورتھلہ

زمیندارہ تحریک کا آغاز

کپورتھلہ میں تحریک عدم کاشت اراضیات ساہوکاران ۱۹۸۷ء بکرمی میں شروع ہوئی جب ساہوکاروں نے اس تحریک کو ہندو مسلم کشیدگی و فرقہ وارانہ بدنامی سے کچلنا شروع کیا۔ تو ۱۶ ہاڑ ۱۹۸۸ء کو زمینداران ریاست نے بمقام منڈالہ ایک عام اجلاس منعقد کر کے ایکٹ انتقال اراضی و ساہوکارہ بل کے نفاذ کا مطالبہ کیا۔ جو باتفاق رائے پاس ہو کر سری مہاراجہ صاحب بہادر کی خدمت میں بھیجا گیا۔ ایک سال کے اندر اندر زمیندارہ تحریک ہر گوشۂ ریاست میں پھیل گئی۔ اور ہر مرکزی مقام ریاست میں جلسے ہونے شروع ہو گئے۔ یہ تحریک قریباً دو سال جاری رہی۔ اس جائز اور واجبی تحریک کو روکنے کے لئے نہ صرف ہندو پریس نے ہی ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ بلکہ ریاستی ساہوکاروں نے ہر قدرتی و ناگہانی واقعہ کو ہندو مسلم کشیدگی کا باعث بنانے کے علاوہ حکام ریاست کو اپنی ذاتی رنجشوں کا آماجگاہ بنا لیا۔ مگر دربار کپورتھلہ نے زمیندارہ لیگ کے پر امن مظاہرہ کو درست خیال فرما کر نفاذ ایکٹ انتقال اراضی کا اعلان کر دیا۔

ریاست میں احراری اڈہ

بیچارے ریاست کے مسلم زمیندار اپنی تین سالہ کوشش کی کامیابی پر ریاست کا شکریہ ادا کر رہے تھے۔ اور اپنے گھروں میں مطمئن بیٹھے تھے۔ کہ ناگہاں احراری آفت نے ریاست میں قدم رنجہ فرمایا۔ کیمی بخاری صاحب نے بیگووال۔ مقصود پور۔ رائے پور ارائیاں میں اپنی فصیح البیانی سے ان سادہ و شریف دیہاتی مسلمانوں کو پیچھے لگا کر چندہ کی رقم فراہم کرنی شروع کر دی۔ کیمی لدھیانوی صاحب جو مجلس احرار کے گرو گھنٹال ہیں۔ بیگووال و کپورتھلہ میں تشریف لا کر جلب زر کرنے لگے۔ جب ان ہر دو صاحبان نے دیکھا۔ کہ ہماری لفاظی کا مسلمانوں کے دل پر سکہ جم گیا ہے۔ تو خاص کپورتھلہ میں مجلس احرار کی بناء ڈالی۔ ایک احرار کانفرنس منعقد کر کے جملہ مسلمانانِ ریاست کے حقوق کے تحفظ کی ٹھیکہ داری کا اعلان کیا۔ شریف و سادہ دیہاتی و شہری مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کیا۔ چندہ کی کثیر رقم جو فراہم کی گئی جیب میں ڈالی۔ قورمے اور پلاؤ اڑا کر خود چلتے بنے۔ اور غریب مسلمانوں کو صبح کے وقت ایک ایک پیسہ کے چنے نصیب ہوئے۔ غریب مسلمان جو ہزاروں کی تعداد میں دیہاتوں سے آئے ہوئے تھے۔ بھوکے اور پیاسے تیسرے روز گھروں کو روانہ ہوئے۔ مطالبات جو مرتب کئے گئے۔ نامعلوم کہ جاتے ہوئے دریائے بیاس میں ڈبو گئے۔ یا لاہور میں دفتر احرار کی ردی کی ٹوکری کے سپرد ہوئے۔ میں یہ امر بھی پبلک کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مراکشی جامع مسجد کپورتھلہ جہاں مسلمان مدتوں سے جلوس کی شکل میں ہر جمعہ کو کلمہ توحید پڑھتے ہوئے نماز جمعہ کے واسطے جاتے تھے ایسے جلوس کو خلاف شریعت قرار دے کر منع کرنا صاحب صدر مجلس احرار کی ایمانداری کا نتیجہ تھا۔ اور نہیں معلوم کہ کس قدر رقم لے کر آپ نے حکومت کپورتھلہ کو اپنے عالم باعمل ہونے کا ثبوت دیا۔ اور جلوس کو حکماً بند کرایا گیا۔ بیچارے مسلمان آج تک آپ کی جان کو رو رہے۔ اور مسجد ویران پڑی ہے۔ خدا بچائے ان احراریوں سے۔

فائرنگ کیس سلطانپور لودھی

واقعہ حائلہ سلطانپور احرار کانفرنس منعقدہ کپورتھلہ کے ۱۵ دن بعد رونما ہوا جو احراریوں کی اشتعال انگیزیوں کا نتیجہ تھا۔ مگر احرار جنہوں نے ریاست کے تین لاکھ مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کا ذمہ لیا تھا۔ کہیں نظر نہ آئے۔ سب سے بڑھ کر یہ ہوا۔ کہ گرلین کمیشن کے سامنے مولانا اظہر پچاس روپیہ یومیہ پر پبلک کی طرف سے ریاست کے خرچ پر کالت لے کر آموجود ہوئے۔ مگر جالندھر کے لوگوں کے سخت سست کہنے پر خواستگار معافی ہوئے۔

احرار کی غداریاں

افسوس ایسی ذہنیت پر اور ان لوگوں پر جن کے نزدیک مسلمانوں کا خون اس قدر ارزاں ہے۔ نہ معلوم حکام ریاست نے ان کو کتنی مدت کے لئے خرید لیا تھا۔ کہ جب مولوی ظفر علی خاں صاحب مقتولین سلطانپور کے مطالبہ کو لے کر کھڑے ہوئے اور جالندھر میں آ کر پرجوش تقریر کی۔ تو پھر دخل در معقول شروع کر دیا ادھر ادھر کی سنا کر پھر ٹانگ اڑا دی۔ اور کپورتھلہ میں آ کر فراہمی چندہ کی اپیل کی۔ مگر ریاستی مسلمان ان کی سابقہ کارروائیوں سے واقف تھے۔ انہوں نے چندہ دینے سے انکار کر دیا پھر آج تک شکل نہیں دکھائی۔ میں ان صاحبان سے پوچھنا چاہتا ہوں۔ کہ واقعہ حائلہ سلطانپور کے متعلق ان کی طرف سے کوئی بیان یا پروگرام شائع ہوا۔ اور ان کی طرف سے کوئی کمیشن تجویز ہو کر فوراً سلطانپور پہنچا۔ جس سے مجروحین و اموات کا صحیح اندازہ لگایا جاتا۔ اور گرلین کمیشن کے سامنے بطور شہادت پیش کیا جاتا۔ نہیں معلوم کہ یہ احرار ہیں یا تغیر کے کھلاڑی۔ کیا یہ غیر درست ہے کہ خود غرض سیاستدانوں نے سیاسی پالیسی کے ماتحت کافی لالچ دے کر اس جماعت کو چودہری ظفر اللہ خان صاحب اور احمدی جماعت کے تخریبی پروگرام کے لئے کھڑا کیا۔ اور کشمیر ایجی ٹیشن میں سر ہری کشن کول وزیر اعظم صاحب کے زمانہ میں کافی روپیہ انہوں نے اڑایا۔ اور جب کرنل کالون کا زمانہ آیا۔ تو ان سے تازیانہ سے مونہہ پھیر کر پنجاب میں محض نمائشی جلسوں پر اکتفا کیا۔ اور لاکھوں روپیہ چندہ فراہم کر کے کھا گئے۔ اور اب مسجد شہید گنج لاہور کی تحریک میں کھلم کھلا غداری کا ثبوت دیا۔ کیا اب بھی مسلمانانِ ہند ان پر کوئی اعتماد رکھیں گے۔ اور علمائے ہند اب بھی یہ فتوے دیں گے۔ کہ ان کے لئے بخشش و توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔

یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ اور میں اسے مسلمانوں پر واضح کرنے سے نہیں رک سکتا۔ کہ کشمیر ایجی ٹیشن۔ فائرنگ سلطانپور لودھی۔ اور مسجد شہید گنج لاہور یہ تین نہایت اہم واقعات ہندوستان میں رونما ہوئے۔ جس میں احرار نے عین وقت پر مسلمانوں کو پیچھا دکھایا۔ اور دھوکہ دیا۔ چندہ بٹورنا ہو تو یہ لوگ سب سے آگے۔ لیکن کام کے وقت سب سے پیچھے۔ لہٰذا میں مسلمانانِ ہند سے دردمندانہ اپیل کرتا ہوں۔ کہ ان کے مکر و فریب سے بچیں۔ اور امن کی زندگی بسر کریں۔

شہید گنج کی مسجد اور احراری لیڈر

مسجد شہید گنج کے متعلق احراریوں نے یہی نہیں کہ قابلِ شرم غداری کا ثبوت دیا ہے بلکہ دیدہ دانستہ ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں جو مسلمانوں کے لئے بہت مشکلات کا موجب بن گئے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے اس بارے میں سکھوں سے مصالحت کی کوئی صورت پیدا ہونا قریباً قریباً محال ہو گئی ہے۔ احراری لیڈروں نے ابتدا میں ہی اعلان کر دیا۔ اور پھر اس پر زور دیتے چلے گئے۔ کہ مسلمانوں کو شہید گنج کی مسجد کے متعلق کوئی قانونی حق حاصل نہیں ہے۔ یہ بات سکھوں کی اس پارٹی نے پلے باندھ لی۔ جو شہید گنج کی مسجد کو گرانے پر تلی ہوئی تھی۔ اور اب بھی وہ اپنے طریق عمل کے جواز میں اسی کو پیش کر رہی ہے۔ چنانچہ حال میں سردار کھڑک سنگھ صاحب کا جو بیان اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں۔ "احرار لیڈروں نے غیر مبہم الفاظ میں اس بات کو تسلیم کیا ہے۔ کہ ان کا (مسلمانوں کا) جائداد پر کوئی قانونی حق نہیں۔ اور یہ کہ پرائیویٹ اور بلاشرکت غیر گوردوارہ شہید گنج کمیٹی کی جائداد ہے"۔

چونکہ مسلمانوں کا یہ دعوے ہی نہیں تھا۔ کہ انہیں شہید گنج کی مسجد پر کوئی قانونی حق حاصل ہے۔ اور نہ انہوں نے یہ کہا۔ کہ اس پر گوردوارہ شہید گنج کمیٹی بلاشرکت غیر قابض نہیں۔ اس لئے احراری لیڈروں کے ان امور کا ذکر کرنے سے سوائے اس کے اور کوئی مطلب نہ تھا۔ کہ مسلمانوں کی سعی مصالحت اور جدوجہد کو بے اثر بنا دیں۔ اور اپنی طرف

170

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد

جلسہ سالانہ ۱۹۳۴ء کے موقعہ پر بعض تاجروں کی طرف سے سفارش کی تحریک پر حضور نے فرمایا۔

"اس وقت میرے اردگرد دوستوں نے کئی ایک کتابیں رکھدی ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ ہم نے کوشش کی کہ پھل دار درخت لگائیں۔ اب ان درختوں کو پھل آگیا ہے۔ مگر وہ جھڑتا نہیں۔ آپ سوٹا لیکر اس پھل کو جھاڑ دیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ایسی رسم ہوگئی ہے جس کے متعلق مجھے احتیاط کرنی چاہئیے اس لیے میں صرف اتنی اطلاع دینے پر اکتفا کرتا ہوں۔ کہ کئی دوستوں نے کتابیں شائع کی ہیں اور میں سمجھتا ہوں بعض کتابیں مفید اور بعض بہت مفید بھی ہیں۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہتا۔ گویا مجمل سفارش کرتا ہوں اور آئندہ کوشش کروں گا۔ کہ ابتدائی خطبہ بجائے خلیفہ کے خطبہ کے نیلام کرنے والے کا خطبہ نہ بن جائے۔ اور آئندہ کوشش کروں گا۔ کہ مجمل سفارش کو بھی ترک کردوں۔ اس وقت اتنی سفارش کرتا ہوں۔ کہ سلسلہ کے لٹریچر کی اشاعت مفید اور ضروری ہے۔ اور جو مفید لٹریچر ہے۔ احباب اسے خریدیں"

اسی سلسلہ میں دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ کا ذکر حسب ذیل الفاظ میں فرمایا۔ جس سے اس کمپنی کی اہمیت اور اس کی ترقی کے لئے حضور کی خواہش کا پتہ چلتا ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "ایک بات کہنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہاں ہوزری کا کام شروع کیا گیا ہے۔ اور ایک ایسا کارخانہ کھولا گیا ہے۔ جس پر جماعت کا روپیہ لگایا گیا ہے۔ غرض یہ ہے۔ کہ یہاں آہستہ آہستہ مختلف اقسام کے کارخانے کھولے جائیں۔ جب میں نے ایک مجلس مشاورت کے موقعہ پر احباب سے ہوزری کے متعلق مشورہ لیا تھا۔ تو یہ بھی کہا تھا۔ کہ جب کارخانہ جاری ہو جائے اور مال تیار ہونے لگے۔ تو جس سائز کی جرابوں کی انہیں ضرورت ہو۔ اور وہ مل سکتی ہوں۔ تو اسی کارخانہ کی خریدیں۔ اور یہاں تک کہا گیا تھا۔ کہ جب ہندوستان میں ابتداء میں جرابیں بننے لگیں۔ جو ڈھیلی ڈھالی ہوتی تھیں۔ اگر اس قسم کی بھی یہاں بننے لگیں۔ تو ان کے خریدنے میں عذر نہ کریں۔

سلسلہ کی ترقی اور جماعت کی تنظیم

کے لئے ایسا مال خریدنا پڑے۔ تو بھی اعتراض نہ ہو۔ سوائے اس کے کہ مطلوبہ سائز کی جرابیں نہ مل سکیں۔ آئندہ جماعت کا فرض ہوگا۔ کہ جب اس کارخانہ کی جرابیں مل سکیں۔ تو وہی خریدیں اب کارخانہ نے مال تیار کرنا شروع کردیا ہے۔ دوستوں کو چاہئیے۔ کہ وہ خریدیں۔ اور یہاں آتے جاتے بھی وہی مال خریدا کریں۔ افسوس ہے کہ کارخانہ نے ابھی تک ایجنسیاں قائم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اور نہ مال کا ایسے رنگ میں اشتہار دیا ہے۔ جو ضروری ہے۔ مگر یہ کارخانہ والوں کا کام ہے۔

جماعت کا فرض

یہ ہے۔ کہ تمام دوست اسی کارخانہ کی جرابیں خریدیں۔ اور ہمیں امید ہے۔ دوست اس بات کو یاد رکھیں گے۔ اب کارخانہ سے ہر قسم اور ہر سائز کی جراب مل سکتی ہے۔ اور متعدد شہروں میں ایجنسیاں بھی قائم ہوچکی ہوئی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اپنے مقدس امام کی مندرجہ بالا خواہش کا ویسا ہی احترام کریں گے۔ جس کی کہ وہ مستحق ہے۔ اور اس کے بعد سٹار ہوزری کا مال استعمال کرنے کے لئے کسی مزید سفارش کی ضرورت نہ سمجھیں گے۔

(جنرل مینیجر دی سٹار ہوزری ورکس لمیٹڈ۔ قادیان)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

شملہ ۶ اگست ایک کمیونک مظہر ہے۔ کہ ہز میجسٹی ملک معظم نے مارکوئیس آف لنلتھگو کے۔ ٹی۔ جی۔ سی۔ آئی۔ ای کو لارڈ ولنگڈن موجودہ وائسرائے ہند کی جگہ ہندوستان کا آئندہ وائسرائے اور گورنر جنرل مقرر کیا ہے۔ لارڈ ولنگڈن کی میعاد عہدہ ماہ اپریل ۱۹۳۶ء میں ختم ہوگی۔

منیلا ۶ اگست ۔ شمالی اور وسطی لوزن (جزائر فلپائن) میں سیلاب اور طوفانِ باد کی وجہ سے سات اشخاص ہلاک ہوئے۔ بیس ابھی تک لاپتہ ہیں۔ ہزاروں لوگ بے خانماں ہوگئے۔ بارشیں ابھی تک جاری ہیں۔

لاہور ۶ اگست ۔ ایک پریس کمیونک شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے شہید گنج کے تنازعہ پر جو نازک صورت حالات پیدا ہو گئی تھی۔ اس کے پیشِ نظر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری اخبارات پر سنسر قائم کر دیا تھا۔ جو ۷ اگست کو ختم ہوتا ہے۔ اس عرصہ میں اخبارات نے جس طریق سے گورنمنٹ کے ساتھ تعاون کیا۔ اس کے لئے گورنر جنرل باجلاس ان کو خراجِ تحسین ادا کرتے ہیں۔ گورنر جنرل کو بھروسہ ہے۔ کہ اخبارات کے مالک اور ایڈیٹر اپنی ذمہ داری کا احساس رکھتے ہوئے ایسی خبریں شائع کرنے سے پرہیز کرینگے جن سے دو فرقوں کے درمیان کشیدگی اور تلخ کامی پیدا ہو۔ اور انہیں انڈین پریس ایمرجنسی پاورز ایکٹ ۱۹۳۱ء و ترمیم بہ کریمنل لا امینڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء کے ماتحت ایکشن لینے کے لئے مجبور ہونا پڑے۔

پٹنہ ۶ اگست ۔ ضلع چمپارن کے ایک گاؤں میں شدید فرقہ وارانہ فساد ہوگیا جس کو روکنے کے لئے پولیس کو گولی چلانا پڑی۔ فساد مہابیر کے جھنڈے کے جلوس کے سلسلہ میں شروع ہوا تھا۔ گولی چلنے سے دو اشخاص ہلاک اور پانچ زخمی ہوئے۔

پیرس ۵ اگست ۔ اٹلی اور ابی سینیا کے باہمی تنازعہ کے متعلق لیگ کونسل کے فیصلہ پر تبصرہ کرتا ہوا ایک فرانسیسی جریدہ لکھتا ہے۔ کہ اس میں لیگ کی توہین ہوئی ہے۔ کیونکہ کسی کو اٹلی سے یہ مطالبہ کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ کہ وہ اپنی جنگی تیاریاں بند کر دے۔

لنڈن ۵ اگست ۔ برلن میں ایک یہودی مرد اور اس کی جرمن منگیتر کو گرفتار کیا گیا ہے۔ انہوں نے شادی کرنے کی اجازت کیلئے عدالت میں درخواست دی تھی۔ مگر وہاں سے اجازت نہ ملنے کی صورت میں انہوں نے عدالتِ عالیہ میں اپیل کر کے منظوری حاصل کر لی۔ شادی کے موقعہ پر نازیوں نے مخالفانہ مظاہرہ کیا۔ جس پر پولیس نے دونوں کو حفاظت میں لے لیا ہے۔ ریجنیل پارٹی لیڈر نے فرمان جاری کیا ہے۔ کہ عدالتوں کے فیصلے خواہ کچھ بھی ہوں۔ کسی یہودی اور آریہ نسل جرمن کے درمیان شادی کی اجازت نہ دی جائے۔

جبل پورہ ۵ اگست ۔ ضلع بنداہیں فوجی سپاہیوں کے حملہ کا جو واقعہ ایام گذشتہ میں ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے۔ کہ سیٹھ گووند داس ممبر اسمبلی نے اصل حالات معلوم کرنے کے لئے موضع مذکورہ کا دورہ کیا۔ وہاں سے واپس آنے پر انہوں نے اسمبلی میں مندرجہ ذیل تحریک التوا کا نوٹس دیا ہے: "یہ ہاؤس پبلک اہمیت کے ایک ضروری معاملہ یعنی اس صورت حالات پر جو کنگز رجمنٹ جبل پور کے سپاہیوں نے موضع بنداہیں لوگوں کو زدوکوب کر کے پیدا کی۔ بحث کرنے کے لئے ملتوی ہوتا ہے"۔ اس اثنا میں معاملہ مذکور کے لئے جو تحقیقاتی کورٹ مقرر کیا گیا تھا۔ اس کی کارروائی جاری رہے گی۔

انگورا ۶ اگست ۔ ترکی جرنیل وہبی پاشا کو حکومت ترکی کی طرف سے حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ابی سینیا کی افواج کی تنظیم و تنسیق کے لئے اپنی خدمات پیش کر دے۔

یمن ۶ اگست ۔ امامِ یمن نے ابی سینیا کی درخواست کو جس میں ابی سینیا کے لئے یمنی لوگوں کی بھرتی کرنے کی اجازت طلب کی گئی تھی۔ منظور کر لیا ہے۔ عنقریب حدیدہ کی بندرگاہ سے یمنی سپاہیوں کے چار جہاز عدیس ابابا کو روانہ ہو جائینگے۔

استنبول ۶ اگست ۔ ترکی وزارت میں اہم تبدیل رونما ہونے والی ہے۔ چونکہ توفیق رشدی پاشا وزیر خارجہ کو مجلس اتحاد بلقان کا صدر بنا دیا گیا ہے۔ اس لئے ان کی جگہ رؤف بے یا محمود فخر الدین پاشا کو وزیر خارجہ مقرر کیا جائیگا۔

لنڈن ۶ اگست ۔ اگلے ہفتہ کے آغاز میں تنازعہ ابی سینیا کے متعلق ایک سہ ملکی کانفرنس کے انعقاد کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ یہ کانفرنس پیرس میں یا اس کے کہیں قریب منعقد ہوگی۔ آج صبح مسٹر انتھونی ایڈن لیگ منسٹر نے جنیوا کی کارگذاری کے متعلق وزیر اعظم مسٹر بالڈون اور سر سیموئل ہور کے سامنے رپورٹ پیش کی۔ مجوزہ کانفرنس کے ابتدائی مراتب میں ابی سینیا کو مدعو نہیں کیا جائے گا۔ مگر اس کی کارروائی کے متعلق منسٹر ابی سینیا مقیم پیرس کے ذریعہ اسے آگاہ رکھا جائیگا۔

جنیوا ۵ اگست ۔ لیگ کو شاہ ابی سینیا کی طرف سے ان کی مساعی ہمت افزا کے لئے شکریہ کا تار پہنچا ہے۔ اس میں یہ بھی لکھا ہے۔ کہ ابی سینیا ایک پُر امن سمجھوتہ کے لئے پوری طرح تیار ہے۔ اور یقین رکھتا ہے۔ کہ لیگ کی مساعی مصالحت کامیاب ہوگی۔

ٹوکیو ۶ اگست ۔ جاپان کے دفتر خارجہ کا ایک اعلان مظہر ہے۔ یہ خبر کہ جاپان نے ابی سینیا کو اسلحہ اور بارود بھیجنے کا معاہدہ کیا ہے۔ بے بنیاد ہے۔ ان میں ابی سینیا کو جاپان سے فوجی مشن بھیجنے کی بھی تردید کی گئی ہے۔

سرینگر ۶ اگست ۔ گذشتہ ہفتہ کشمیر میں ہیضہ کے ۹۵ نئے کیس ہوئے۔ جن میں سے ۴۴ مہلک ثابت ہوئے۔ عام ٹیکہ لگائے جانے کی وجہ سے وبا خطرناک صورت اختیار کرنے سے رک گئی ہے۔

شملہ ۶ اگست ۔ ایسوشی ایٹڈ پریس کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ ہز ہائی نس نواب مالیر کوٹلہ نے خان بہادر ملک نانک خاں ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر کو وزیر خارجہ و داخلہ اور دیوان بہادر سیتا رام ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج پنجاب کو ریاست کا چیف جج اور جوڈیشل منسٹر مقرر کیا ہے۔

علی گڑھ ۵ اگست ۔ نواب صاحب چھتاری آج کل یو۔ پی کے مختلف اضلاع کا دورہ کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ دورہ لیجسلیٹو کونسل کے آئندہ انتخابات اور نیشنل زمیندارہ پارٹی کی تنظیم کے سلسلہ میں ہے۔

ایتھنز ۶ اگست ۔ جزیرہ کریٹ سے حکومت یونان کو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ وہاں امن قائم ہو گیا ہے۔ اور ہڑتالی جنہوں نے دفتر حکومت پر ہلہ بول دیا تھا۔ منتشر ہو رہے ہیں۔ ہڑتالیوں کے ایک وفد نے حکام سے ملاقات کی اور اپنی شکایات پیش کیں۔ آخری اطلاع مظہر ہے۔ کہ تصادم میں ۶ اشخاص ہلاک اور ۴۰ مجروح ہوئے۔ سرکاری افواج کے سترہ آدمی بھی مجروح ہوئے۔

پیرس ۶ اگست ۔ کل فرانس کے ایک طیارہ کو جسے ۳۳ ہزار فٹ کی بلندی پر لے جا کر اس کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔ آگ لگ گئی۔ ہوا باز جل کر ہلاک ہو گیا۔

انگورہ ۶ اگست ۔ ترکی محکمہ جاسوسی نے بارہ اشخاص کا چالان کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ لوگ کالجوں اور سکولوں میں کمیونزم کا پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ گرفتار شدگان میں سے تین پروفیسر اور نو طلبا ہیں۔

امرتسر ۶ اگست ۔ گندم اسوج ۲ روپے ۴ آنے ۱/۲ ۲ پائی۔ نخود اسوج ۲ روپے ایک آنہ ۳ پائی۔ بمبئی سونا حاضر ۳۴ روپے ۱۱ آنے ۹ پائی

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر غلام نبی